

عمورتوں کی نماز

مع جدید سائنسی تحقیقات

عمورتوں کی نماز کا درست طریقہ
نماز کے ہر رکن کی سائنسی تحقیق



ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

مدرسہ جامعۃ المدینۃ للبینات

ناشر: البجیلانی پبلشرز

عورتوں کی نماز مع سائنسی تحقیقات

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ﷺ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

عورتوں کی نماز

مع

جدید سائنسی تحقیقات

مصنف

بہشیرہ محمد صلیق قادری



ناشر

الخیلانی پبلشرز

عورتوں کی نماز مع سائنسی تحقیقات

عورتوں کی نماز

مع

نام کتاب

جدید سائنسی تحقیقات

بمشرع محمد صلیق قادری

مصنف

(مدرسہ جامعۃ المدینۃ للذہبات)



ناشر: الجیلانی پبلشرز

اشاعت اول: ربیع الاول الآخر ۱۴۲۲ھ اگست ۲۰۰۱ء

اشاعت دوم: رجب المرجب ۱۴۲۲ھ اکتوبر ۲۰۰۱ء

اشاعت سوم: ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مئی ۲۰۰۲ء

اشاعت چہارم: شوال دسمبر ۱۴۲۳ھ دسمبر ۲۰۰۲ء

اشاعت پنجم: جمادی الاول ۱۴۲۲ھ جولائی ۲۰۰۳ء

صفحات : 70

قیمت : 32 روپے

پرچہ بانی : الاظمہ پرنٹرز

رابطہ = 0300 2340706

گلستان جوہر بلاک نمبر ۱۹ اولڈ ایریا انٹیر پورٹ کراچی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
5	عرض ناشر	۱
6	انتساب	۲
7	تقریظ جلیل	۳
8	نماز کی فضیلت کے متعلق احکام ربانی	۴
10	نماز کے ترک پر حکم ربی	۵
11	آمد کے نزدیک بے نمازی کا شرعی حکم	۶
13	نماز کی شرائط	۷
14	قرآن پاک میں وضو کا حکم	۸
15	دھونے کی تعریف	۹
15	مسح کی تعریف	۱۰
15	وضو کا طریقہ	۱۱
16	سواک کرنے کا طریقہ	۱۲
19	وضو اور سائنسی تحقیق	۱۳
21	قرآن پاک میں غسل کا حکم	۱۴
21	غسل کے فرائض	۱۵
22	غسل کا مکمل طریقہ	۱۶
23	غسل کی احتیاطیں	۱۷
28	کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	۱۸
33	نماز فجر کی سائنسی تحقیق	۱۹

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
33	نماز تعمیر اور سائنسی تحقیق	۲۰
34	نماز عصر کے متعلق سائنسی تحقیق	۲۱
35	نماز مغرب اور سائنسی تحقیق	۲۲
36	نماز عشاء اور سائنسی تحقیق	۲۳
39	نیت کی سائنسی تحقیق	۲۴
40	فرائض نماز	۲۵
42	تکبیر تحریمہ پر سائنسی تحقیق	۲۶
43	قیام کی سائنسی تحقیق	۲۷
46	قرأت پر سائنسی تحقیق	۲۸
48	رکوع پر سائنسی تحقیق	۲۹
50	سجود پر سائنسی تحقیق	۳۰
57	نماز تہجد پر سائنسی تحقیق	۳۱
59	واجبات نماز	۳۲
60	سجود سجود اور اس کا طریقہ	۳۳
61	تعداد اور کعات میں شک ہونا	۳۴
62	کروہات نماز	۳۵
65	مفسدات نماز	۳۶
66	نماز کا طریقہ ایک نظر میں	۳۷
70	ماخذ مراجع	۳۸

عرض ناشر

زیر نظر کتاب ”عورتوں کی نماز مع جدید سائنسی تحقیقات“ عورتوں کی نماز کے فضائل و مسائل پر ایک بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ اہلسنت نے عورتوں کی نماز کے ادا کرانے کا درست طریقہ اور ہر ہر رکن کی سائنسی تحقیقات جمع کی ہیں۔ اور عورتوں میں یہ جذبات جاگر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر عورت نماز کو شوق و لگن کے ساتھ پڑھ کر نماز کے دینی و اخروی فضائل کے ساتھ ساتھ دنیاوی فوائد بھی حاصل کریں۔

الحمد للہ! یہ کتاب خواتین میں بڑی مقبول ہوئی اور تقریباً ایک مہینے میں اس کو پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گیا۔ اور اب اس کتاب کا پانچواں ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کو کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے جس کی پچھلے ایڈیشن میں کمی تھی۔ امید ہے کہ یہ اضافہ بھی خواتین کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنفہ کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لئے ثواب جاریہ بنائے۔ آمین

ابیلانی پبلشرز

.....اَلْتَّاسِبُ.....

اس کتاب کو پیش کرتے ہیں.....

حضرت سید بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہِ مقدسہ و مطہرہ میں
جن کے ایک سجدے کی شان یہ تھی کہ!

پوری رات ایک سجدے میں گزار کر صبح ہونے پر بارگاہِ الہیہ میں یوں عرض
گزارہو تیں کہ ”اے بار الہیہ!“

”تو نے رات اتنی مختصر کیوں بنائی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا ایک سجدہ
بھی صحیح طریقے سے ادا نہ ہو سکا یا فاطمہ دل بھر کر ایک سجدہ بھی نہ کر سکی۔“

اور تمام مقدس ماؤں امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی بارگاہِ مقدسہ
و مطہرہ میں.....

کہ جن کی عبادت گذاریاں، شب بیداریاں، قیامت تک کی عورتوں
کیلئے مشعلِ راہ ہیں۔

کنیز فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی
مہتمم دارالافتاء، دارالعلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ، کراچی

الحمد لله والصلوات والسلام علی نبیه وآلہ وصحبہ
خواتین کی نماز سے متعلق اس رسالہ کا اکثر و بیشتر حصہ احقر نے
پڑھا بجز تعالیٰ صحیح پایا۔ مولانا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کے ذریعہ ہماری
ماں بہنوں کو نفع پہنچائے اور اس پر بھرپور عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مصنفہ
موصوفہ کو اس کا بہترین اجر دنیا و آخرت میں عطا فرمائے اور دین متین کی
مزید خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ۔

احقر العباد: عطاء المصطفیٰ اعظمی

خادم دارالافتاء، دارالعلوم امجدیہ

عالمگیر روڈ، کراچی ۹ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ مطابق ۳ جولائی ۲۰۰۱ء

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ مرتبہ فرض کیا۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ پس اللہ رب العزت نے ہم پر جو یہ فریضہ مقرر کیا ہے۔ اس میں ہمارے لئے بے شمار حکمتیں ہیں۔ جیسی اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کو قرآن پاک میں تقریباً 700 بار تذکرے سے مؤکد کیا گیا: اسی طرح احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس کا واضح حکم دیا گیا۔

نماز کی فضیلت کے متعلق احکام ربانی:

اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین:

(پارہ نمبر 1۔ آیت نمبر 43)

ترجمہ کنز الایمان: نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

هدی للمتقین ۝ الذین یومنون بالغیب و یقیمون

الصلوة و مما رزقنہم ینفقون۔ (پارہ نمبر 1۔ آیت نمبر 3۲2)

ترجمہ کنز الایمان: ”اس میں ہدایت ہے ذوالوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دینی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔“

نماز کی فضیلت کے متعلق احادیث نبویہ:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے یو اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجب بنادئے جاتے ہیں۔ اور جو عین اس کا استقبال کرتی ہیں۔ جب تک نہ تک شکے نہ کھٹکارے۔“ (طبرانی)

نمازیوں کے لئے اعزاز:

رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ ”بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف توجہ فرماتا ہے اور وہ بندے سے اُس وقت تک توجہ نہیں ہٹاتا جب تک بندہ اپنا منہ نہ پھیرے یا دائیں بائیں جھانکے۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ ”بندہ جب تک نماز کی حالت میں رہتا ہے حق رحمتیں اُس کی شامل حال رہتی ہیں ایک یہ کہ آسمان سے اُس کے سر پر نیکیوں کی پوچھاڑ ہوتی رہتی ہے دوسری یہ کہ فرشتے نمازی کے قدموں سے آسمان تک گھیرے میں لئے رہتے ہیں تیسرے یہ کہ منادی ندا کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اُس کی نماز کی گواہی دیتا ہے اگر بندہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کسی کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے تب وہ کسی اور طرف بھی توجہ نہ کرتا۔“

پیارے آقا ﷺ کی آخری وصیت:

پیارے آقا ﷺ کی آخری وصیت بھی نماز کے متعلق تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر آخری الفاظ یہ تھے۔

الصلوة الصلوة وما ملکت ایمانکم۔

نماز، نماز اور غلام۔

اول وقت میں نماز کی ادائیگی:

رسول خدا نے فرمایا ”جو شخص اول وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے خود اس کی نماز جگمگای ہوئی اور تباہاں بن کر آسمان پر اٹھالی جاتی ہے۔ اور عرش پر پہنچ جاتی ہے۔ اور وہ قیامت تک نماز کے لئے استغفار کرتی رہتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ جیسی حفاظت تو نے میری کی اللہ عزوجل تیری حفاظت بھی اسی طرح کرے۔“

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور وہ قبول ہو جائے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اُس فرشتے کی یہ ذیونی لکادی

جاتی ہے کہ وہ قیامت تک نماز پڑھتا رہے، تاکہ اس کی نماز کا ثواب اس نمازی کو پہنچتا رہے۔ (لطائف المؤمن)

جس طرح نماز کی ادائیگی پر بے شمار فضیلتیں اور ذخیروں اجر و ثواب ہے، بالکل اسی طرح ترک نماز پر بے شمار وعیدیں بھی ہیں۔

نماز کے ترک پر حکم ربی:

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: ”پوچھتے ہیں بھرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔“ (سورہ مدثر آیت نمبر 40 تا 43) دوسری جگہ ارشاد ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: ”اور نماز قائم رکھو اور شرکوں سے نہ ہو۔“ (سورہ روم، آیت نمبر 31) نماز کے ترک پر احادیث نبویہ:

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”ہمارے اور ان کافروں کے درمیان ترک صلوٰۃ حد ہے۔ نیز جس نے قصد نماز ترک کی اُس کا نام دوزخیوں کے ساتھ دوزخ کے دروازے پر لکھا جائے گا۔“

امام احمد و دارمی و بیہقی سے شعب الایمان میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”جس نے نماز حفاظت کی (یعنی ہمیشہ پڑھا) قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برحان و نجات ہوگی۔ اور جس نے حفاظت نہ کی، اس کے لئے نہ نور ہے نہ برحان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابلی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ”جس کی نماز فوت ہوئی تو گویا اُس کے اہل و مال جاتے رہے۔“

آئمہ کے نزدیک بے نمازی کا شرعی حکم

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حکم:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کو قید کیا جائے اور اس وقت تک قید میں رکھا جائے جب تک کہ وہ توبہ کر کے نماز نہ پڑھ لے ورنہ تمام عمر قید میں رہے گا یا اسے اتنا مارا جائے کہ اس کے بدن سے خون بہنے لگے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے یا اسی حالت میں مر جائے۔ (ذریعہ)

امام مالک علیہ الرحمۃ اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کا حکم:

امام مالک اور امام شافعی علیہما الرحمۃ کے نزدیک ”بے نمازی واجب القتل ہے۔“ (ذریعہ) (یعنی اسے قتل کرنا واجب ہے)

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا حکم:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے نمازی جس نے سستی اور غفلت کی بنا پر تین نمازوں کو ترک کیا اور جو تہی نماز کا وقت بھی اس نے نگ کر دیا تو ایسے شخص کو ”شادی شدہ زانی“ کی طرح حد شرعی لگا کر قتل کر دیا جائے۔ (ذریعہ)

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم علیہ الرحمۃ کا حکم:

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ”بے نمازی مرتد (دین سے پھر جانے والا) ہے۔ اگر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرے بلکہ کسی کھڈ میں پھینک دیا جائے۔“ (فتنیہ)

جہاں آج کو عورتیں ہر میدان میں مردوں سے آگے نکلنے میں کوشاں ہیں کاش ہماری

یہ ہمیں حقیقت و معرفت کے میدان میں ان سے آگے نکلنے میں کوشاں ہوتیں۔ عبادت و علم و عمل میں ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتیں۔ اپنی مسلمان بہنوں کے اندر نماز کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے نماز ”سائنسی تحقیق“ کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے نماز کا ذوق و شوق اس لئے بڑھے کہ نماز رب عزوجل کے قریب کرتی ہے۔

بس ذہن میں یہ بات رکھی جائے کہ ہمارا مذہب ہمارا اسلام کتنا مکمل مذہب ہے کہ اس کا ہر عمل ہمیں نفع دیتا ہے۔

المرض خشوع اور خضوع، عاجزی و انکساری، خوف و خشیت الہی اور رغبت و شوق کے ساتھ نماز ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

نماز خشوع اور خضوع سے ادا کرنا:

نماز کے جس طرح دنیاوی اور آخروی بے شمار فوائد ہیں اس طرح طبی اور سائنسی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ لیکن یہ تمام سائنسی فوائد، نیز بیماریوں سے بچاؤ و غیرہ اُس وقت فائدہ پہنچائیں گے، جب ہم نماز پوری توجہ اور دلجمعی اور اُسکے پورے آداب سے ادا کریں، اور جلد باری سے کام نہ لیں۔

ہذا اگر خشوع اور خضوع نماز میں زیادہ ہوگا تو ذہن پریشن، بے چینی جیسے امراض کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ہذا اس سے خود کشی کے رجحان، ذہنی سطح سے کم ہو کر دخل جاتے ہیں۔

ہذا حرص طمع، لالچ، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد و امراض ہیں جن سے انسان نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن انتہائی خشوع و خضوع اور دھیان سے پڑھنے والی نماز ان امراض سے نجات دلاتی ہے۔

نماز سکون کا واحد ذریعہ ہے، لیکن وہ نماز جس میں ”خشوع اور خضوع“ ہو۔

خشوع: اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔

خصوص: باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

☆ ٹیلی پیشی، سپنا نوم، یوگا، علاج انسانی ان ہی دونوں کے طلبکار ہیں۔

☆ ایک ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ ”اگر لوگوں کو خشوع اور خصوص کے فوائد کا پتہ چل جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر اپنی نماز پڑھیں۔“

نماز

نماز کی ادائیگی کے لئے کچھ چیزیں ایسی ہیں جو نماز شروع کرنے سے پہلے ضروری ہیں۔ یعنی اگر ہم نے ان چیزوں کے بغیر نماز شروع کی تو نماز ادا نہ ہوگی۔ یہ باہر کی چیزیں ”نماز کی شرائط“ کہلاتی ہیں۔

کچھ چیزیں نماز شروع کرنے کے بعد نماز کے اندر ضروری ہیں۔ وہ چیزیں ”نماز کے فرائض“ کہلاتے ہیں۔

کچھ چیزیں نماز کو مکمل کرنے اسکو صحیح طریقے سے ادا کرنے اور اس کے اندر خشوع اور خصوص پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ یہ ”سنن اور مستحبات“ کہلاتے ہیں۔

نماز کی شرائط:

ادائیگی نماز کے لئے کھڑے ہونے سے قبل مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

☆ 1: طہارت

☆ 2: ستر عورت

☆ 3: وقت

☆ 4: استقبال قبلہ

☆ 5: نیت

☆ 6: تکبیر تحریر۔

(1) طہارت

طہارت سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے بدن کا حدیث اصغر و اکبر سے اور نجاست
 حقیقیہ قدر مانع (یعنی جس مقدار سے نماز نہیں ہوتی) سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور
 اس جگہ جس پر نماز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔

مندرجہ بالا تعریف سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ طہارت تین چیزوں پر ہے۔

☆ 1: نمازی کے بدن کا پاک ہونا

☆ 2: نمازی کے کپڑے کا پاک ہونا

☆ 3: نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا

☆ بدن کا پاک ہونا:

ضروری ہے کہ نمازی کا بدن پاک ہو۔ پاک سے مراد یہ ہے کہ حدیث اکبر (یعنی
 موجبات غسل) ”جس سے غسل فرض ہوتا ہے“ اور حدیث اصغر یعنی (نواقص وضو) ”وضو
 توڑنے والی چیزیں۔“

وضو کی تعریف:

وضو کی تعریف یہ ہے کہ نماز کے لئے بدن کے ایسے اعضاء کو دھونا کہ بنا کے دھوئے
 بغیر نماز شروع نہ ہوگی۔

قرآن پاک میں وضو کا حکم:

اللہ عز و جل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اقْمُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَمَلَوْا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
 إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
 (سورہ مائدہ، آیت نمبر ۶)

ترجمہ مختصر الایمان: اے ایمان والوں! جب تم نماز کا ارادہ (اور وضو نہ ہو) تو پانی نہ اور اپنی کہنیوں تک ہاتھوں کو دھو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو۔

اس آیت کے بعد سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وضو میں چار باتیں فرض ہیں۔

فرائض وضو:

(۱) منہ دھونا

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

دھونے کی تعریف:

کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے، بھیک جانے یا پانی تیل کی طرح چڑھ لینے یا ایک آدھ قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے، نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔

اس مسئلہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، عام طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی اور

نمازیں بیکار ہو جاتی ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۹۔ جلد اول)

مسح کی تعریف:

کسی عضو پر تر ہاتھ پھیرنے یا تری مٹھنے کو مسح کہتے ہیں۔ (درمختار)

وضو کا طریقہ:

ہذا الوضوء جبکہ قبلہ رو نہیں، یہ مستحب ہے۔

ہذا وضو کی نیت اس طرح کریں: ”میں وضو کرتی ہوں پاکی حاصل کرنے کے لئے، اللہ

عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں، کیونکہ جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جائے تمام بدن کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے، ورنہ جتنے اعضاء پر پانی گزرے گا وہی گناہوں سے پاک ہوں گے۔

☆ پہلے تین تین بار پانچوں تک دونوں ہاتھ دھوئیں پھر مسواک کریں۔

مسواک کرنے کا طریقہ:

☆ مسواک نہ بہت نرم ہو نہ زیادہ سخت ہو۔

☆ پیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کی لکڑی ہو، میوے کی یا خوشبودار درخت کی لکڑی کی نہ ہو، بہت موٹی نہ ہو، زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ ☆ مسواک سیدھے ہاتھ سے کریں۔

☆ مسواک اس طرح ہاتھ میں لیں کہ چھٹکیا مسواک کے نیچے اور سچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔

☆ کم از کم تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے مسواک کریں اور ہر مرتبہ مسواک کو دھوئیں،

☆ پہلے سیدھی طرف اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف بھی اوپر ہی کے دانتوں پر مسواک کریں۔

☆ پھر سیدھی طرف نیچے کے دانتوں پر پھر الٹی برف نیچے کے دانتوں پر۔

مسواک کی فضیلت:

☆ ابو نعیم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”دور کعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بغیر مسواک کے ستر (۷۰) کعتوں سے۔“

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جب بندہ مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرات سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔“

پھر تین بار اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑوں، دانتوں کی تمام کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے کہ وضو میں اس طرح کلی کرنا سبب مکدہ ہے۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغره بھی کرے۔

کلی یا غرغره دہانے ہاتھ سے پانی لے کر کریں۔

پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک میں ڈال کر ناک صاف کریں۔

تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائیں کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے، ہر بار پانی اس پر بہہ جائے اور روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیں۔ (یہ کام دائیں ہاتھ سے کریں)

پھر تین بار منہ اس طرح دھوئیں کہ لہائی میں شروع پیشانی سے جہاں تک عاونا ہال جنے کی انتہا ہو، ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پانی بہہ جائے۔ (لوگ وغیرہ ہلا کر اس کے نیچے پانی بہائیں)

پھر پہلے دایاں اور پھر بائیں ہاتھ کہیں سمیت اس طرح دھوئیں کہ ناخن سے لے کر کہیں تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ ہاتھ دھوتے وقت اس بات کا خاص طور سے خیال رکھیں کہ ایک رونگلا بھی خشک نہ رہے اگر پانی کسی بال کی جڑ کو نہ کرنا ہوا بہہ گیا اور اوپری حصہ خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔

پھر پورے سر کا مسح کریں کہ پورے سر کا مسح کرنا مست ہے اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی چموز کرنا ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر گدی تک کھینچتے ہوئے لے جائیں۔

پھر کلمے کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں مگر گلے پر ہاتھ نہ پھیریں۔

(عورتوں کی نماز مع سائنسی تحقیقات)

ہند پھرتیں پار پہلے دایاں پاؤں اس کے بعد بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ اور پاؤں کی انگلیوں کا خدال ہائیں ہاتھ کی چمٹکی سے کریں۔ (اگر لونے سے وضو کیا ہے تو وضو کا بچا ہوا پانی تھوڑا سا پانی لیں کہ صفائش ہے۔)

ہند وضو کے بعد آسمان کی طرف منکر کے کلمہ شہادت اور سورۃ القدر پڑھیں۔

ضروری مسائل:

”کسی عضو کے دھونے کے معنی یہ ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم سے کم دو ہوند پانی بہہ جائے۔ بھیک جانے یا تیل کی طرح پانی چڑھ لینے سے یا ایک آدھ ہوند بہہ جائے کو دھونا نہ کہیں گے، مناس سے غسل اور وضو ادا ہوگا۔“

اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ اکثر خواتین اس چیز سے غافل رہتی ہیں۔ جس کی وجہ سے نمازیں برباد ہو جاتی ہیں۔ خیال رکھا جائے کہ بدن کے کچھ ایسے حصے ہیں، کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہیں بہتا۔ جیسے کہنیاں، پاؤں کے گئے، انگلیوں کے درمیانی حصے۔

ہٹا مسکارا، آئی لائنز (Eye liner)، افشاش، لپ اسٹک، نیل پالش، مانع وضو غسل ہیں (یعنی ان سے وضو نہیں ہوگا) لہذا ان کا چھڑانا فرض ہے۔

ہٹا چہرہ دھوئے وقت نہ آنکھوں کو بخٹی سے بند کریں اور نہ ہونٹوں کو بھینچیں کہ وہ جگہ جو عادتاً منہ بند کرنے سے ظاہر ہوتی ہے اس تک پانی نہیں پہنچے گا اور اس طرح وضو کا فرض کامل طور پر ادا نہ ہوگا۔

ہٹا تھکا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہا نہ فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں تھکا کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔

ہٹا چمک کا ہر بال دھونا فرض ہے۔ اگر اس میں کوئی چیز مثلاً مسکارا یا آئی لائنز (Eye Liners) وغیرہ لگا ہوا ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔

ہلکا اور پروف آئی لائنز (Eye Liner) و مسکارا کے لئے خاص احتیاط ضروری ہے۔
ہر قسم کے جائز و ناجائز کپے، پھلے، انگوٹھیاں، کنگن، کانچ کو چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ
اگراستے تنک ہوں کہ نیچے پانی نہ ہے تو اتار کر دھونا فرض ہے، اور اگر صرف ہلا کر دھونے
سے پانی بہ جاتا ہے تو حرکت دینا ضروری ہے۔ اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی
بہ جائے تو ہلانا کچھ ضروری نہیں۔

ہڈ افشاش (Glitter) والی چوڑیاں کہ ان کی چمک ہاتھوں پر جم جاتی ہے اس کو چھڑانا بھی
ضروری ہے۔

ہڈ پاؤں دھوتے وقت یہ احتیاط ضروری ہے کہ پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر
دھا کہ باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا تو درکنار دھاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا، اس سے بچنا
لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۸۹)

وضو اور سانسنی تحقیق:

وضو طہارت کا ایک ایسا اسلامی امتیازی عمل ہے جو کسی بھی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ یہ
ایک ایسا عمل ہے جس سے بدن کے وہ حصے صاف ہوتے ہیں جن کے ذریعے امراض جسم
میں داخل ہوتے ہیں۔

ہڈ وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں۔ ہاتھوں کے بعد کلی کرنی ہے۔ اگر ہاتھ
صاف نہ ہونگے اور جراثیم سے آلودہ ہونگے تو یہی جراثیم منہ کے راستے جسم میں داخل ہو
کر متعدد امراض کا باعث بن جائیں گے۔

ہڈ اگر ہاتھوں کو نماز کے بہانے وضو کے دوران دھویا نہ جائے تو مندرجہ ذیل امراض کے
پھیلنے کے قوی خطرات ہوتے ہیں۔ مثلاً جلد کا رنگ اور انگی بیماریاں، گرمی دانے، ایکزیما،
جلدی سوزش، پھپھوندی کی بیماری وغیرہ۔

ہڈ کھانا کھانے میں غذائی ذرات دانتوں میں اٹک کر رہ جاتے ہیں اور پھر یہ غذائی ذرات

متعفن ہو کر ایک خاص شکل اختیار کر لیتے ہیں اور لعاب و بن کے ذریعے معدے میں پہنچے رہتے ہیں اور یہی وہ مادے دانتوں اور مسوزوں کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ نکی اور مسواک سے یہ امراض لاحق نہیں ہوتے۔

اسی طرح ہوا کے ذریعے ہزاروں جراثیم منہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور لعاب کی وجہ سے چپک جاتے ہیں۔ اگر ان کو صاف نہ کیا جائے تو یہ مندرجہ ذیل امراض کا باعث بن جاتے ہیں۔ منہ کے کناروں کا پھٹنا، ہونٹوں اور منہ کی داد، منہ میں پلپھونڈی کی بیماریاں، چھالے وغیرہ۔

ہڈی ناک کے ذریعے انسانی جسم میں گرد و غبار داخل ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ دائمی نزلہ زکام اور ناک کے امراض کا باعث بنتے ہیں۔ دن میں بانچ دفعہ ناک دھونے سے یہ تمام خدشات دور ہو جاتے ہیں۔

چہرہ دھونے سے اس کے حسن اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بانچ مرتبہ چہرہ دھونے سے اس پر دانے لگتے ہیں اور نہ ہی الرجی ہوتی ہے۔ چہرے پر ہاتھ ملنے سے چہرے کا مساج ہو جاتا ہے۔ اس سے خون کا دوران متوازن ہوتا ہے۔

ہڈی ناک دھونے سے ہاتھوں کی وہ تینوں رگیں جن کا تعلق بالواسطہ دل و دماغ اور جگر سے ہے۔ ہاتھوں کو دھونے سے ان تینوں اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے اور امراض سے دور رہتے ہیں۔

ہڈی ناک دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے لہذا تمام مغربی ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ مسج والی جگہ کو دو چار بار ضرور تر کیا جائے تاکہ دماغ اپنی اصلی پوزیشن میں آجائے اور جسم کے دوسرے تمام حصوں کے لئے فعال ہو جائے۔

ہڈی ناک سے زیادہ دھول، مٹی اور جراثیم سے پاؤں آلودہ ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو انفیکشن ہوتا ہے وہ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ دھو میں بانچ دفعہ انگلیوں کے

خلال کا ختم دیا گیا ہے۔ تاکہ کسی قسم کا جراثیم ان کا نہ رہ جائے۔ پاؤں دھونے کی وجہ سے بے شمار امراض کا خاتمہ بھی ہوتا ہے مثلاً ذیاریشن، بے چینی، بے سکونی، دوماشی خشکی اور نیند کی کمی وغیرہ جیسے مہلک امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ Health and Sceinces

by William John

..... غسل.....

قرآن پاک میں غسل کا حکم:

اللہ عزوجل قرآن پاک میں فرماتا ہے،

وان كنتم جنباً فاطهروا۔ پارہ نمبر ۶ آیت نمبر ۶

”اور اگر تم جب ہو جاؤ تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو“۔

غسل کے فرائض:

غسل میں مندرجہ ذیل تین فرض ہیں،

(۱) کلی کرنا (۲) تک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر پانی بہانا

(۱) کلی کرنا:

کلی کرنا یہ ہے کہ منہ کے ہر پرزے، گوشے اور ہونٹ اور حلق کی ہر جگہ ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ آج کل کلی کرنے کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دو اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پانی نہ پہنچے، یوں غسل نہیں اترتا، نہ اس غسل سے نماز ہو سکتی ہے، بلکہ فرض یہ ہے کہ داڑھوں کے نیچے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں اور زبان کی ہر گروٹ میں حلق کے کنارے تک ہر پرزے پر پانی بہہ جائے۔ (درمختار)

(2) ناک میں پانی ڈالنا:

بہتر دونوں نگوں کے بیچ میں جہاں تک نرم حصہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھونا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر پڑھائیں۔ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

نہ ناک کے اندر کثافت (رینٹھ) جم گئی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں کا بھی دھونا فرض ہے۔

نہ ناک کا سوراخ بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں (در مختار، رد المحتار)

(3) تمام ظاہری بدن پر پانی پہنانا:

سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر جگہ پر پانی بہہ جانا، جب تک ایک ایک پرزے پر پانی بہتا ہوا نہ گزرے غسل ہرگز نہ ہوگا۔

(بہار شریعت)

تنبیہ: اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے تو نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا۔

غسل کا مکمل طریقہ:

(۱) غسل شروع کرنے سے پہلے غسل کی نیت کریں کہ ”نیت کرتی ہوں میں غسل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ عز و جل کی خوشنودی کے لئے۔“

(۲) دونوں ہاتھ پینچوں تک تین تین بار دھوئیں، پھر اسٹمپ کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔

(۳) پھر جسم پر کہیں اور نجاست لگی ہو تو اس کو دور کریں۔

(۴) پھر نماز کا سا وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی

ہوں تو پاؤں بھی دھولیں۔

(۵) پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑالیں (خصوصاً سر دیوں میں)

نوٹ: (اس دوران صابن بھی لگا سکتے ہیں)

(۶) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیں۔

(۷) اس کے بعد بائیں (اٹے) کندھے پر پانی بہائیں۔

(۸) اس کے بعد سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائیں۔ گردن، بغلیں، ران،

پنڈلیوں کے ملنے کی جگہیں، ڈھلکی ہوئی پستان، ناف کے سوراخ، شرمگاہ کا ہر گوشہ اور

دیگر تمام اعضاء پر خاص احتیاط سے پانی پہنچائیں۔

(۹) اب غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیں اور اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے

تھے تو اب دھولیں۔

(۱۰) غسل کے بعد تولیے وغیرہ سے جسم پونچھنے میں حرج نہیں۔

(۱۱) غسل کے فوراً بعد کپڑے پہن لیں۔

(۱۲) اگر کمرہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔

غسل کی احتیاطیں:

غسل میں اکثر اوقات بڑا احتیاط لیا جاتا ہے جس سے غسل نہیں ہوگا اور

نمازیں برباد ہو جائیں گی۔ لہذا یہ باتیں یاد رکھیں۔

☆ پانی کو تیل کی طرح چیز لینے پر قاعدت نہ کریں کہ یہ دھونا نہیں ہوا بلکہ مسح ہوا حالانکہ

غسل میں ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔

☆ جسم میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے تو نہیں

وحلیں گی، لہذا احتیاط کے ساتھ پانی بہائیں کہ بدن کے ہر ذرے ہر موٹھے پر پانی بہہ جائے۔

ہٹا سر کے بال گوندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے ٹوک تک پانی بہانا ضروری ہے۔ اور گوندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں چونی اگر سخت گوندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

ہٹا کان اور ناک میں زیورات پہننے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا ضروری ہے۔ اگر سوراخ تنگ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائیں۔

ہٹا کان کے ہر پرزے اور اس کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

ہٹا ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ دھلیں گے۔

ہٹا دونوں بغلیں بغیر ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

ہٹا بازو کا ہر پہلو اور پیٹھ کا ہر حصہ۔

ہٹا پیٹ کی پٹلیں اٹھا کر اور ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔

ہٹا ران اور پیچ کا جوڑ اور ران ران اور پنڈلی کا جوڑ۔

ہٹا ران سرین کے ملنے کی جگہ۔

ہٹا رانوں کی گولائی اور پنڈلیوں کی کروٹیں۔

ہٹا دھکلی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں۔

ہٹا پستان اور پیٹ کے جوڑ کی جگہ۔

☆ شرمگاہ کا ہر گوشہ ہر کھلا نیچے اوپر خیال سے دھوئیں، ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں، مستحب ہے۔

☆ یوں ہی حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو ایک پرانے کپڑے سے اندر سے خون صاف کر لینا مستحب ہے، لازمی نہیں۔

☆ ماتھے پر افشاں (Glitter) چھٹی ہو تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے۔

☆ بالوں میں اگر GELL لگا ہے کہ اس کے ہوتے بال تر نہ ہوں گے یا Hair Spray ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

☆ نیل پالش لگی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے کہ بغیر چھڑائے وضو اور غسل نہ ہوگا۔

☆ اگر تہہ دار میک اپ کیا ہوا ہے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اول مع ترویج و درمختار، رد المحتار، بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۲۸)

جس شخص پر غسل فرض ہو تو اسے چاہیے کہ جلد از جلد غسل کر لے کہ جنبی کے

بارے حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ

”جس گھر میں جب ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔“

سائنسی تحقیق:

احتیاط کے ساتھ غسل کرنے سے جسم کے وہ تمام پوشیدہ اعضاء جو کہ عام طور پر

بے دھیانی میں دھونے سے رہ جاتے ہیں وہ دھل جاتے ہیں اور انسان اپنے اندر ایک

فرحت بخش احساس اور نئی زندگی محسوس کرتا ہے یہ فرحت اور تازگی خشوع کے زیادہ

قرب کرتی ہے اور دل و دماغ کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔

اسی طرح عورت کے جسم کا حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے۔

نوٹ ضروری:

☆ استحاضہ یعنی بیماری کا خون آنے کی صورت میں عورتوں پر نماز معاف نہیں۔
 ☆ حیض کی کم از کم مدت تین دن سے تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں ایک
 منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں۔ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں
 ہے۔

ہاں دو حیضوں کے درمیان پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی حیض و نفاس کے
 درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس یا حیض ختم ہونے کے بعد پندرہ
 دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

کپڑے کا پاک ہونا:

جس طرح نمازی کے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے اسی طرح نمازی کے کپڑے کا
 پاک ہونا ضروری ہے۔
 ناپاکی دو طرح کی ہوتی ہے۔

(1) نجاستِ غلیظہ:

انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاستِ
 غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھرتے، حیض و نفاس و
 استحاضہ کا خون، منی، دودی، مٹی، دکھتی آنکھ کا پانی، اس کے علاوہ شراب، بننے والا
 خون، مردار کا گوشت اور اس کا چمڑا، ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت نہیں کھایا
 جاتا، کتوں کا پاخانہ، درندوں کا پاخانہ اور تھوک، مرغی بلیغ اور مرغابی کی بیٹ وغیرہ یہ
 سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔

(نورالایضاح، بہار شریعت صفحہ ۴۵)

نجاستِ غلیظہ کا حکم:

☆ نجاستِ غلیظہ کا حکم سخت ہے۔ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی اور اگر جان بوجھ کر پڑھی ہو تو گناہ گار ہوئی، اور اگر بہ نیت استخفاف (ہلکا جاننا) ہے تو کفر ہوا۔

☆ اگر ایک درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصد اُپر بھی تو گنہ گار ہوگی۔

☆ ایک درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی ہو تو ہوگی مگر خلاف سنت ہوئی، اس کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

(بہار شریعت صفحہ ۷۷ حصہ دوم جلد اول)

شریعت میں درہم کا وزن:

☆ شریعت میں درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ اور زکوٰۃ میں تین ماشہ 11/15 رتی ہے۔

☆ اس کی مقدار یہ ہے کہ ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت)

(2) نجاستِ خفیفہ:

☆ مثلاً گھوڑے کا پیشاب، اس طرح اس چیز کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، اور ایسے پرندوں کی بیٹ جس کو کھایا نہیں جاتا۔ (نور الایضاح صفحہ ۳۶)

نجاستِ خفیفہ کا حکم:

”نجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصے یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے،

اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے، تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یونہی ہاتھ میں لگی، ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے، اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ نمبر ۷۷)

نجاست غلیظہ اور خفیہہ کے مفصل بیان فقہ کی مستند کتابوں مثلاً بہار شریعت، سننی بہشتی زیورہ وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ:

☆ نجاست اگر دلدل ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنے ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے صاف ہو جائے تو پاک ہو جائے گی، اگر چہ دو (۲) یا پانچ (۵) بار دھونے سے صاف ہو تو ۲ سے ۵ بار دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین بار سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھولینا مستحب ہے۔

☆ اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر باقی ہے، رنگ یا بو تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین بار دھولیا تو کپڑا پاک ہو گیا۔ (عالمگیری، منیہ)

☆ نجاست اگر پتلی ہو تو تین بار دھونے اور تینوں بار بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس میں کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔

☆ چلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۸۲)

دوسرا طریقہ:

✽ سب سے پہلے کپڑے پر لگی نجاست صاف کریں۔
✽ اس کے بعد کپڑے کو پانی سے بھری ہوئی بالٹی میں ڈال کر نکا کھول دیں۔ اور تقریباً آدمی بالٹی بھتا پانی گرنے دیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک بالٹی چھ منٹ میں بھرتی ہے تو تین منٹ تک پانی گرنے دیں، اب وہ کپڑا پاک ہے۔

کپڑے کا پاک ہونا اور سائنسی تحقیق:

کپڑے انسان کی بنیادی ضرورت ہیں اگر نمازی کا بدن اور کپڑے پاک نہ ہوں تو قسم قسم کے جراثیمی مادے مختلف بیماریوں کا باعث بن جاتے ہیں، گندے کپڑوں سے نماز پڑھنے میں وہ تازگی (فرشینس) (Freshness) حاصل نہیں ہوتی جو صاف کپڑوں سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی ناپاک کپڑے والا شخص جہاں بیٹھے وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جاتا ہے: اس کے علاوہ میلے کپڑے انسان کی سوشل لائف بھی کچھ نہیں رہتی کہ ہر شخص ایسے کپڑوں والے سے گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے تاکہ وہ صاف اور پاک رہے اور ہر شخص اس سے محبت کرے۔

نماز کی جگہ کا پاک ہونا:

جس طرح کپڑے اور بدن کا پاک ہونا ضروری ہے اسی طرح نماز کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جو پاک صاف ہو۔

✽ زمین زیادہ تر قدرتی عوامل مثلاً دھوپ، ہوا وغیرہ سے پال ہو جاتی ہے اسی طرح جائے نماز، چٹائی، درزی یا چاندنی وغیرہ کا بھی نجاست سے پاک ہونا شرط ہے۔

✽ جائے نماز میں ہاتھ پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہئے کہ یہ باعث کراہت ہے۔

جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی تحقیق:

نمازی کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے۔ اس کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جہاں متعدد امراض کے جراثیم نہ ہوں۔ ناپاک اور غیر موزوں جگہ انسانی جسم پر خطرناک اثرات مرتب کرتی ہے۔ اور پتھالوجی کے مطابق کئی ایسی بیماریاں پیدا کرتی ہے کہ جو جسم و دماغ کی تمام قوتیں ختم کر دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ ناپاک زمین سے تشعشع، ہیضہ، ٹائی فائیڈ وغیرہ جیسے موذی امراض کا خطرہ ہوتا ہے۔ Good Health

(from, Mrs. Malik)

لیکن یہ تحقیقات اب ہوئی ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات مہیا کرتا ہے۔ جس نے صدیوں قبل اس پہلو سے آگاہ کر دیا۔

(2) ستر عورت

ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا نماز میں فرض ہے۔ اس کا چھپانا۔ عورت کے لئے نماز کی حالت میں منہ کی نکل اور دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے سوا سارا بدن (یعنی ان کے علاوہ تمام بدن کا چھپانا ضروری ہے) لہذا نماز کے لئے اگر تنہا اندھیری کوٹھری میں بھی ہو سوائے ان پانچ عضو کے تمام بدن چھپانا فرض ہے۔ اسی طرح بعض خواتین جب نماز شروع کرتی ہیں تو ان کے کان نظر آرہے ہوتے ہیں اور اسی طرح کلاں یاں اور شٹنے بھی نظر آرہے ہوتے ہیں حالانکہ نماز میں ان اعضاء کا چھپانا فرض ہے لہذا اس طرح نماز شروع نہ ہوگی۔

نماز میں جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو ایک چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی کھل گیا اور فوراً چھپا لیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا خود کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا تو نماز جاتی رہی۔ (رد المحتار، عالمگیری)۔

ہذا اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی جھلکے یا چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔

لہذا ایسے باریک کپڑے مثلاً وائل، خالی، کریپ، نازک ملل، باریک جار جٹ وغیرہ کے دوپٹے اور کپڑوں سے نماز نہ ہوگی، جس طرح بالوں کی رنگت کا نظر نہ آتا فرض ہے اسی طرح بدن کی رنگت اگر جھلکی یا چمکی تو نماز نہ ہوگی۔

ستر عورت اور سائنسی تحقیق:

عورتوں کے باریک لباس سے جہاں شرم و حیا، حجاب و وفا، ختم ہو جاتی ہے وہاں اس کے کچھ اور نقصانات بھی واقع ہوتے ہیں۔

☆ سورج میں موجود الٹرا وائلٹ ریز (Ultra Voilat rays) سخت گرمی میں جلد اور جسم کے لئے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اور اگر لباس باریک ہو تو یہ شعاعیں لباس سے باہر ہی رک جاتی ہیں۔ اور اگر لباس باریک ہو تو یہ شعاعیں جلد کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔

☆ اس کے علاوہ جس لباس سے عورت کے جسم کی رنگت جھلکے اس جسم غلیظ نسواری لہریں نکلتی ہیں۔

(3) وقت

تعریف: قدرت نے انسان کے معمولات زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اس کے اوقات اور وقفے مقرر کئے ہیں۔ اور یہی اوقات اور وقفے ”اوقات نماز“ کہلاتے ہیں۔

اوقات نماز پر حکم ربی:

ان الصلوة كانت على المؤمنين كتباً موقوفاً۔ (سورۃ نساء، آیت ۱۰۳)
ترجمہ کنز الایمان ”بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔“

اوقات نماز پر حدیث نبوی ﷺ

امام احمد ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے اول آخر ہے اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا رنگ زرد ہو جائے اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشاء جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے (یعنی وقت مباح بلا کراہت)

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار بانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے جسم کی غذا زمین سے نکلنے والی خوراک اور روح کی غذا نماز ہے۔ دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔

صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں۔ (Islam & Science)

ہفت دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان ہو جاتا ہے۔

ہفت عصر اور مغرب کی نماز ڈھلتے دن کے بعد مزید دن کے بعد مزید روح کے کئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔

ہفت عشاء کی نماز میں تعداد رکعت زیادہ ہونے میں ایک حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھا لیتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

نماز فجر: فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔ اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ انھار و منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پچیس منٹ ہے۔ اس سے کم ہوگا شام سے زیادہ۔

نماز فجر کی سائنسی تحقیق:

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی رات کے سکون اور آرام کے بعد اٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظانِ صحت (ہائجینا) کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنی افتادِ قوت اور پلک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑیں پھر اور تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔ اب اگر انسان صبح اٹھتے ہی سترہ (۱۷) رکعت کی نماز پڑھے تو اس کی صحت بہت جلد ختم ہو جائے گی

اور وہ بہت جلد ہی اعصاب اور لاغری کا مریض بن جائے گا۔ اور پھر رات سونے کے بعد صبح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے۔ اور خالی پیٹ بھی اس وقت جب اعصاب رات بھر سکون میں رہے ہوں اور پھر فوراً انہیں تحریک دی جائے۔ دونوں حالتوں میں سخت محنت اور زیادہ اٹھک، بیٹھک بہت مضر ہے۔ سبحان اللہ! اس لئے اللہ رب العزت نے صبح کی نماز بہت مختصر رکھی ہے۔

صبح کہ نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے۔ لہذا اگر اس نے نماز کا وضو اور مسواک نہ کیا اور صبح کا ناشتہ کر لیا تو جراثیم رات بھر پھیلنے پھولنے رہتے ہیں۔ اور بیکٹیریا کی ایک خاص قسم رات کو سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے اگر وہ غذا الحاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش آنتوں کے درم اور السر کے خطرات ہو جاتے ہیں۔ (Islam & Science)

نماز ظہر: نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔

نماز ظہر اور سائنسی تحقیق:

عورتیں صبح اٹھ کر دوپہر تک بدستور کام میں مگن رہتی ہیں جس سے ان کا ذہن و جسم تھک جاتا ہے۔ اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ اگر بہت تھکن کے وقت نماز ظہر پڑھی جائے تو یہ جسم و دماغ کو پھر سے ہشاش بشاش تر و تازہ اور بقیہ دن کے کام کرنے

ہنہ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔
ہنہ و ماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

(Islam & Science)

(نماز مغرب: نماز مغرب کا وقت سورج کی ٹکلیا ڈوب جائے تو شروع ہوتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے۔ اور شفق اسی سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلی رہتی ہے اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ اور زیادہ زیادہ ایک گھنٹہ 35 منٹ ہوتا ہے۔ یعنی ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

نماز مغرب اور سائنسی تحقیق:

☆ آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات بالخصوص عورت کے جذبات سرور اور خوش و خرم اور پر کیف ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ دینی سکون کے ساتھ محو گفتگو ہوتی ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں۔ اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔

بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی بندی کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔ (Islam & Science)

نماز عشاء: مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی یعنی شفق کے ڈوبنے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

ہنڈا وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔
ہنڈا و ماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

(Islam & Science)

(نماز مغرب: نماز مغرب کا وقت سورج کی ٹکلیا ڈوب جائے تو شروع ہوتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے۔ اور شفق اسی سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلی رہتی ہے اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ اور زیادہ زیادہ ایک گھنٹہ 35 منٹ ہوتا ہے۔ یعنی ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

نماز مغرب اور سائنسی تحقیق:

☆ آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات بالخصوص عورت کے جذبات سرور اور خوش و خرم اور پر کیف ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ دینی سکون کے ساتھ محو گفتگو ہوتی ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں۔ اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔

بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی بندی کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔ (Islam & Science)

نماز عشاء: مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی یعنی شفق کے ڈوبنے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

نمازِ عشاء اور سائنسی تحقیق:

ہذا انسان طبعی طور پر لالچی ہے جب دنیا کے کاروبار سے فارغ ہو کر گھر واپس آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے، اور لذتِ حرام میں کھانا زیادہ کھا لیتا ہے۔ اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے۔ کہ سارے دن کا تھکا ہوا ذہن لیکر اگر وہ نیند کرے گا تب سکون ہوگا۔ اس کو سکون نماز کے اندر ملے گا۔

یوں کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل ہوتا ہے۔ اور پھر جب یہ نماز پڑھ کے سوئے گا تو جس طرح صبح اٹھتے ہی فجر کی نماز کی ورزش کی تو اسی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس کو سکون اور آرام کی نیند سلائے گی۔

اب تو ماہرینِ سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر اس وقت کی کوئی بہتر ورزش نہیں۔ (Islam & Science)

(4) استقبال قبلہ

استقبال قبلہ یعنی کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا۔

استقبال قبلہ پر حکم خداوندی عز و جل:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا
وَجْوهَكُمْ شَطْرَهُ۔ (پارہ ۲- آیت نمبر ۱۵۰)

ترجمہ: ”تو اپنا منہ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرا اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اسی کی طرف (نماز میں) منہ کرو۔“

☆ مسئلہ: کعبہ کی طرف منہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہو (یعنی پھری ہوئی ہے) مگر منہ کا کوئی حصہ کعبہ کے مواجہہ میں ہے تو نماز ہو جائے گی۔ اس کی مقدار ۴۵ ڈگری رکھی گئی ہے تو اگر اس کی مقدار ۴۵ ڈگری سے زائد انحراف ہے تو استقبال قبلہ نہ پایا گیا، نماز نہ ہوگی

(بہار شریعت)

☆ مسئلہ: اگر استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً بیمار ہے کہ اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ادھر رخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اس منہ کعبے کی جانب پھیر دے تو ایسی صورت میں جس رخ پر نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔ (رد المحتار)

☆ اگر کسی جگہ قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو حکم ہے کہ تحری کرے۔ یعنی سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل مطمئن ہو ادھر ہی منہ کر لے۔ لیکن تحری کیلئے ضروری ہے کہ نہ کوئی شخص بتائے والا ہو نہ مسجد میں محرابیں ہوں اور نہ چاند سورج سے شناخت ہو سکے۔

☆ اگر کوئی عورت نماز پڑھ رہی تھی اس نے قبلہ سے بال غدر جان بوجھ کر سینہ پھیر دیا اگر فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گئی نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر بلا ارادہ پھر گئی اور تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی۔ اور اگر منہ قبلہ سے پھرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے نماز نہ جائے گی۔ مگر بلا غدر ایسا کرنا مکروہ ہے (منیہ)۔ (بحر الرائق)

(5) نیت

نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، محض جانتا نیت نہیں تا وقتیکہ ارادہ نہ ہو۔

(تنویر الابصار)

نیت پر حکم ربی وجل: اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے۔

وما امر الا ليعبد الله مخلصين له الدين۔ پارہ نمبر ۳ سورہ نسیمہ

آیت نمبر ۵

ترجمہ: ”انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں اس کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔“

نیت پر حدیث نبوی ﷺ

انما الاعمال بالنیات ولکل امری ما نوى۔

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

(بخاری و مسلم۔ رواہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

مسائل ضروریہ:

☆ نیت زبان سے کہہ لینا مستحب ہے، اس میں کچھ عربی کے تخصیص نہیں اُردو یا فارسی وغیرہ میں ہو سکتی ہے۔

☆ فرض نماز میں فرض کی نیت ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ خالص نماز کی نیت کرے جو پڑھنی ہے، مثلاً ظہر یا عصر کی۔

☆ وتر میں واجب کی نیت کرے۔

☆ تراویح میں تراویح کی نیت کرنا ضروری ہے۔ یونہی سنتوں میں سنت کی نیت کرے۔

☆ نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں۔

(درمختار، رد المحتار)

☆ نیت میں تعداد اور رکعات کی ضرورت نہیں، البتہ فضیلت ہے تو اگر رکعات کی تعداد میں خطا ہوگئی مثلاً تین رکعات ظہر کی یا چار رکعات مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔

☆ فرض و واجب قضا ہو گئے تو ان میں دن اور نماز دونوں کا معین کرنا ضروری ہے۔

مثلاً منگل کی ظہر کی قضا۔

☆ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو نماز بدستور جاری رہے گی اگر بغیر نیت کے نماز کے معافی کوئی کام کر لیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار، رد المحتار)

نیت کا مسنون طریقہ:

نیت کرتے وقت نماز کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

اگر ایک بھی شرط مکمل نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔

☆ نیت کرتے وقت دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ ہو۔

☆ نیت کرنے وقت قبلہ رخ کھڑی ہوں۔

☆ نیت کرتے وقت ہاتھ لٹکے ہوئے ہوں۔

☆ نیت کرتے وقت نگاہ بجدہ گاہ پر ہو۔

☆ پھر نیت کرے، میں نے نیت کی آج کی ظہر، چار رکعت فرض کی، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ عزوجل کے واسطے۔

نیت کی سائنسی تحقیق:

جب نماز کی نیت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان کے اوپر سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔

نماز میں جب ہاتھ اٹھا کر (عورت) دونوں کندھوں کے قریب لے جاتی ہے تو ایک مخصوص برقی رو نہایت باریک رگ اپنا کنڈریز بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے غلیوں کو چارج کر دیتی ہے۔ جس کو شعور نے نظر انداز کر دیا تھا۔ یہ غلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکہ ہوتا ہے اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر دماغ کے اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں دماغ کی روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں۔

☆ پھر جب سینے پر ہاتھ باندھتی ہے جس سے جنسی نظام میں تعدیل اور جسم کے لئے

موزوں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ تاکہ انسانی نسل دوسری نسلوں سے ممتاز اور اشراف رہے۔ پھر جب قرأت کی جاتی ہے تو جیسے ہی الفاظ ادا ہوتے ہیں تو روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفات الہیہ سے اکتساب فیض کرتی ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات الہیہ سے اکتساب فیض کرتی ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ جسم کا رواں رواں اللہ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ (Islam & Sciences)

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

فرائض وہ چیزیں ہوتی ہیں کہ اس کے ادا کئے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ وہ سات چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ تکبیر تحریمہ ☆ قیام ☆ قرأت ☆ رکوع ☆ سجود ☆ قعدہ اخیرہ ☆ خروج ہضعتہ
تکبیر تحریمہ:

حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اسکو بہت زیادہ اتصال ہے اسلئے فرائض نماز میں اسکا شمار ہوا۔

تکبیر تحریمہ پر حکم ربی:

وز کو اسم ربہ فصلیٰ۔ (سورۃ الاعلیٰ پارہ نمبر ۳۰ آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ کنز الایمان: ”اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔“

تکبیر تحریمہ پر حدیث نبوی ﷺ:

تکبیر تحریمہ پر کئی احادیث منقول ہیں حضور اکرم ﷺ نے اللہ اکبر سے نماز شروع

کی ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور انگلی اپنے کانوں کے مقابل کر لے۔ (بخاری و مسلم و بیہقی: جاء الحق حصہ دوم)

تکبیر تحریمہ کی تعریف:

نماز شروع کرتے وقت جو اللہ اکبر کہا جاتا ہے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

تکبیر تحریمہ کا درست طریقہ:

☆ عورتوں کے لئے تکبیر تحریمہ کا درست طریقہ یہ ہے کہ عورت اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ ہو۔

☆ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ کا ندھوں تک اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں انگلیاں اپنے حال پر ہوں۔

☆ ہاتھوں کو چادر سے باہر نہ نکالیں۔

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئیں دونوں ہاتھ سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح رکھیں کہ لائے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی ہو۔

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے سر نہ جھکائیں نہ آسمان کی طرف اٹھائیں بلکہ قبلہ رو رہیں۔

مسائل ضروریہ:

تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اگر لفظ اللہ کو "اللہ" یا "اکبر کو" "آکبر" یا "اکبار" کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر کہے تو نماز فاسدہ ہے۔ کفر کا بھی اندیشہ ہے۔ (درمختار)

☆ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ اجل، اللہ اعظم یا اللہ کبیرہ وغیرہ الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیر، درمختار)

☆ اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہایا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ (در مختار)

تکبیر تحریر پر سائنسی تحقیق:

☆ جب تکبیر تحریر میں ہاتھ کا ندھوں تک اٹھائے جاتے ہیں تو بازوؤں گردن کے پٹھوں اور شانوں کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔ دل کے مریض کے لئے ورزش بہت ضروری ہے جو کہ نماز میں خود بخود ہو جاتی ہے۔ یہی ورزش فالج سے بچاتی ہے۔

☆ تکبیر تحریر کے وقت سر نہ جھکانے کی وجہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا فوائد اس وقت حاصل ہو گئے جب سر نہ جھکایا جائے۔ (Islam & Science)

قیام:

قیام یعنی کھڑا ہونا: پورا قیام یہ ہے کہ سیدھی کھڑی ہو۔

قیام پر حکم ربی:

وقوموا للہ قننین۔

ترجمہ: اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ (سورہ بقرہ پارہ نمبر 2 آیت نمبر 238)

قیام پر حدیث نبوی ﷺ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے پہلے گفتگو کے بعد فرمایا،

”جب تم نماز کے لئے تیار ہو اچھی طرح وضو کر کے قبلہ رو کھڑے ہو۔“

(بخاری و مسلم)

قیام کی تعریف:

نماز کا وہ رکن جس میں سیدھے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور سورت کی تلاوت کی جاتی ہے۔ قیام کہلاتا ہے۔

قیام کا درست طریقہ:

- ☆ قیام کے وقت دونوں پاؤں میں چار انگلی کا فاصلہ ہو۔
- ☆ قیام میں عورت ہاتھوں کو سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح باندھے کہ بائیں ہاتھ ہتھیلی کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی ہو۔
- ☆ نگاہ جگہ پر ہو۔ (یہ عمل مستحب ہے)

مسائل ضروریہ:

- ☆ فرض وتر اور سب فجر میں قیام فرض ہے۔ کہ اگر حالت تندرستی میں یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھیں تو نہ ہوں گی۔

- ☆ اگر عصا کے سہارے یا خادم کے سہارے یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے (فقہیت)

تنبیہ: آجکل عموماً عورتوں میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں: یا وہ بخار آیا یا معمولی سی تکلیف ہوئی یا گھر کی مصروفیات کے باعث یا بازار جا کر تھک گئی تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں جبکہ یہی عورتیں کھڑی ہو کر باتیں کرنے لگ جاتیں تو دس دس، پندرہ پندرہ منٹ اس حال میں گزار دیتی ہیں۔ ہماری بہنوں کو چاہیے کہ ان مسائل سے آگاہ ہوں کہ باوجود قدرتِ قیام کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو ان کا اعادہ (ذہرانا) واجب ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ دیوار وغیرہ کا سہارا لے کر نماز پڑھ سکتی تھی اور بیٹھ کر پڑھی تو اس کا دہرانا بھی واجب ہے۔

قیام کی سائنسی تحقیق:

- ☆ قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔
- ☆ قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے۔ روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔

قوت فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

☆ نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، اور ہاتھوں کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے۔ گھٹیا کے درد کو ختم کرتا ہے۔ لیکن شرط ہے کہ جسم سیدھا رہے۔ شرم واقع نہ ہو۔

سینے پر ہاتھ باندھنے کی سائنسی تحقیق:

☆ عورتیں نیت کے بعد جب سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے۔ اور وہ غدود نشوونما پاتے ہیں۔ جس کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے، پس وہ غذا جو بچوں کو ملتی ہے۔ تو ان کے اندر نورانی شعور بیدار کر دیتی ہے۔ اس سے نظام انہضام درست ہوتا ہے۔ قیض دور ہوتی ہے۔

☆ معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔

☆ ڈاکٹر ڈارون کے مطابق جب عورتیں سینے پر ہاتھ رکھ کر دنیا سے کٹ کر پرسکون حالت میں ہوتی ہیں۔ ان کے اندر ایک خاص قسم کی شعاعیں (Rays) پیدا ہوتی ہیں جو کہ ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ شعاعوں کا خروج اور دخول اس جسم کے اندر قوت مدافعت (Immunity) کے بڑھنے سے اس عورت کا جسم کبھی بھی خلیات سرطان (Cells of Caner) میں مبتلا نہیں ہوتا۔

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کی سائنسی تحقیق:

☆ دائیں ہاتھ سے خاص طور سے جو شعاعیں نکلتی ہیں۔ وہ مثبت (Positive) اور بائیں ہاتھ سے منفی (Negative) شعاعیں نکلتی ہیں۔ دائیں ہاتھ کی مثبت شعاعیں، بائیں ہاتھ میں منتقل ہو کر طاقت، قوت اور تحریک کا باعث بنتی ہیں۔ جن سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے۔ اور پریشان نہیں ہوتا۔

☆ اس عمل سے ہاتھ کے فالج کا اندیشہ نہیں رہتا۔ بلکہ ہاتھ کے فالج والے لوگوں کو یہ ورزش کرائی جاتی ہے۔

نگاہ مجدہ گاہ پر ہونے کی سائنسی تحقیق:

☆ نماز میں نگاہ مجدے کی جگہ ہونا لازمی ہے۔ چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ مجدے کی جگہ جاتی ہے۔ اس لئے دایاں ہاتھ اوپر رکھا گیا ہے۔ تاکہ دائیں ہاتھ کی مثبت لہریں پیش نظر ہوں۔ (Health & Sciences)

by William John

قرأت:

یعنی قرآن کریم پڑھنا،

☆ قرأت پر حکم ربی: اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

فاقرعوا ما تیسر من القرآن (پارہ نمبر 29 سورۃ المزمل، آیت نمبر 20)

ترجمہ کنز الایمان: ”اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہوا پڑھو“۔

قرأت پر حدیث نبوی ﷺ

حضرت عبادہ بن مسامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اسکی نماز کامل نہیں۔“

قرأت کی تعریف:

قرأت اسکا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔

قرأت کرنے کا درست طریقہ:

قرأت کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ تجوید کے ساتھ، یعنی مخارج کی صحیح ادائیگی کے ساتھ قرأت کی جائے۔ اور اتنی آواز ہو کہ خود سنے، اگر حروف کی صحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنی اور کوئی مائع مثلاً شور و غل اور نقل سماعت بھی نہیں تو نماز نہ

ہوئی۔ (عائشہ)

مسائل ضروریہ:

☆ مطلقاً ایک آیت پڑھنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت)

☆ سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ ایک چھوٹی سورہ یا اس کے برابر کی آیت ملانا واجب ہے۔

☆ فرض کی پہلی دو رکعتوں اور وتر، سنت مؤکدہ وغیرہ مؤکدہ کی تمام رکعتوں میں قرأت سورہ فاتحہ اور سورت ملانا واجب ہے۔

قرأت پر سائنسی تحقیق:

☆ جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سے سنے۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوار و تجلیات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ جو امراض کے دھبے کے لئے اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹا رہتا ہے۔ اور جب کہ وہ اس حالت میں رہتا ہے۔ تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں غیر مرئی شعائیں (Rays) کہتے ہیں، احاطہ کئے ہوئی ہیں۔

☆ ماہر روحانیت (HeadBater) کہتا ہے کہ ہر لفظ ایک یونٹ (Unit) ہے۔ اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے۔ جو مثبت اور منفی ہوتی ہے۔

☆ خون کے سرخ ذرات (Hemoglobene) تحقیق کے مطابق غیر مرئی اثرات سے لوٹتے ہیں۔ اور اس کے لوٹنے کے عوامل بڑھ جائیں۔ تو بلڈ کینسر (Blood Cancer) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ نماز میں تلاوت کی وجہ سے اس کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ (Health and Sciences)

by William John.

رکوع:

قیام کے بعد اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

رکوع پر حکم ربی عزوجل:

وارکعومع الركعين۔ (پارہ نمبر 2 سورہ بقرہ آیت نمبر 43)

ترجمہ کنز الایمان: ”اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو“۔

رکوع پر حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو نماز کی تعلیم فرماتے ہوئے فرمایا..... مختصراً ”پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان ہو جائے“ (بخاری و مسلم)

رکوع کی تعریف: قرأت کے بعد جھک کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھتا اس مخصوص عمل کی ادائیگی کو رکوع کہتے ہیں۔

رکوع کا عملی طریقہ:

☆ رکوع کا عملی طریقہ یہ ہے کہ عورتیں اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

☆ پیٹھ سیدھی نہ کریں۔ ☆ گھٹنوں پر زور نہ دیں۔ ☆ ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح ہوں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور بازو پہلو سے ملا کر رکھیں۔

☆ عورتیں حالت رکوع میں پنڈلی کو جھکائیں، مردوں کی طرح سیدھی نہ کریں۔

☆ پاؤں کے دونوں ٹخنے ملائیں۔ ☆ نگاہ قدموں پر رکھیں۔ ☆ رکوع میں تین یا پانچ

یاسات بار ”سبحان ربی العظیم“ پڑھیں۔ ☆ رکوع صحیح طریقے سے

ادا کرنا کہ اعضاء، سکون میں آجائیں ضروری ہے یہ تعدیل ارکان میں سے ہے۔

☆ ایسی نماز جس میں رکوع اطمینان سے ادا نہ کیا جائے یعنی تعدیل ارکان نہ کیا جائے

تو نماز ناقص اور واجب الاعدادہ ہوتی ہے

جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

”جو شخص نماز میں سے کچھ چراتا ہے۔ وہ بدترین چور ہے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ﷺ کوئی نماز کو چوری کیسے کر سکتا ہے؟“ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ”رکوع و سجود کو پورا ادا نہ کرنا نماز کی چوری ہے۔“

رکوع پر سائنسی تحقیق:

☆ رکوع اگر صحیح طریقے سے ادا کیا جائے تو گھٹنوں اور کمر کے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

☆ رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں افاقہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء سن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ دوران رکوع چونکہ ہاتھ پینچے کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازوؤں کے پٹھے طاقتور ہوتے ہیں۔

☆ رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کے خرام مغز میں درم (Inflammation of Spinal Card) ہو گیا ہو جلد مستعیاب ہو جاتے ہیں۔

☆ رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل ست پڑ جاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

☆ رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

☆ رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

☆ رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ (Circulation of Blood) کی وجہ سے دماغ اور نگاہ کی کارکردگی میں

اضافہ ہوتا ہے۔ (Islam & Science)

توے کی تعریف:

رکوع کرنے کے بعد جو سیدھا کھڑا ہوتے ہیں اسے قومہ کہتے ہیں۔

توے کا حکم: قومہ کرنا واجب ہے۔

قومہ کرنے کا طریقہ:

☆ رکوع سے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہتے ہوئے کھڑے ہونے

کے بعد ”اللہم ربنا ولک الحمد“ کہیں۔

☆ سیدھے اس طرح کھڑے ہوں کہ کمر بالکل سیدھی ہو۔

☆ دونوں قدموں میں چار انگلی کا فاصلہ ہو۔

☆ ہاتھ لگے ہوئے اور نگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔

مسئلہ ضروری: اگر رکوع کرنے کے بعد قومہ کئے بغیر سجدہ کر لیا تو ایسی نماز واجب

اعادہ ہوگی۔

سجدہ: پیشانی کا زمین پر جتنا سجدے کی حقیقت ہے۔

سجدے پر حکم ربی: ”واسجدوا“ (پارہ ۷ سورہ حج آیت ۷۷)

ترجمہ: ”اور سجدہ کرو“۔

سجدے پر حدیث نبوی ﷺ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”سب سے زیادہ قرب بندے کو اللہ عزوجل سے

اس حالت میں ہے کہ سجدے میں ہو لہذا دعا زیادہ کرو“۔

سجدے کی تعریف: رکوع کرنے کے بعد بیٹھ کر پیشانی کو زمین سے لگایا جاتا ہے

اسے سجدہ کہتے ہیں۔

سجدے کا درست طریقہ: ☆ سجدے میں اس طرح جائیں کہ دونوں گھٹنے ایک

ساتھ زمین پر آہستہ سے رکھیں۔

☆ بائیں سرین پر بیٹھیں۔ ☆ دونوں قدم داہنی جانب نکال دیں۔ ☆ پھر دونوں ہتھیلیاں زمین پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلے کی جانب ہو۔

☆ کہنیاں ملی ہوئی ہوں۔

☆ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں سر اس طرح رکھیں کہ پہلے ناک پھر پیشانی لگے۔

☆ بحر الرائق میں ہے کہ عورتوں کے لئے سجدے میں انگلیاں لگانا ضروری نہیں، عورتیں پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھیں بلکہ داہنی جانب رکھیں۔

☆ خوب سمٹ کر سجدہ کریں کہ بازو کروٹ سے کروٹ پیٹ سے پیٹ ران سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں۔

☆ سجدے میں تین، پانچ یا سات مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھیں۔
(مخلص بہار شریعت حصہ سوم)

مسائل ضروریہ:

☆ سجدے میں عورت اپنا پچھلا حصہ نہیں اٹھائے گی۔

☆ حالت سجدہ میں نگاہ ناک پر ہوگی۔

☆ سجدے میں پیشانی اس قدر دبائی جائے کہ اب دبائے سے نہ دبے۔ پیشانی اگر خوب نہ دبائی تو نماز نہ ہوگی۔

☆ اسی طرح ناک کی ہڈی کو دبانا واجب ہے۔ اگر ناک ہڈی تک نہ دبائی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

سجدے پر سائنسی تحقیق:

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Arteries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain) دماغی اعصاب (Brain

(Nervous) آنکھوں (eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دوران (Blood Circulation) متوازن (Normal) ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

سجدہ دائمی خوبصورتی کا بہترین ذریعہ:

”نمازی آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے۔ کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کی تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے جو نماز نہیں پڑھتا اس کے چہرے پر ایک افسردگی پھیلی رہتی ہے اس لیے حدیث پاک میں وارو ہے کہ ”جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر صالحین کا نور ہوگا۔“
شیخ انجینئر نقشبندی فرماتے ہیں۔

”میری ملاقات امریکن ڈاکٹر سے ہوئی کہنے لگا کہ یقیناً جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں بے سجدے کی وجہ سے چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور نور آتا ہے تو وہ سجدے سے کبھی سہی نہ اٹھائیں۔“

☆ صحیح طریقے سے سجدہ کرنے سے بند ذلہ عقل سماعت سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔

☆ صحیح طریقے سے سجدہ کرنے سے یادداشت صحیح کام کرتی ہے۔

☆ فہم و فراست میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ آدمی کے اندر تدبیر کی عادت پڑ جاتی ہے۔

(Health and Sciences)

by William John

کہنیاں نہ پھیلائے کے متعلق سائنسی تحقیق:

عورتوں کو حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ پھیلائیں۔ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب دودھ کے غدود، سینے کے اعصاب اور حسن نسواں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

☆ اسی طرح جگہ سے رانوں کو جدا نہ کرنے کی وجہ سے پوشیدہ نسوانی امراض سے نجات ملتی ہے۔

☆ جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے۔ اور زخم ہوتا ہے صبح جگہ سے کھل سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔

☆ عورتیں اگر صحیح طریقے سے جگہ کریں تو ان کا بڑھا ہوا پیٹ کم ہو جائے گا جسم سڈول اور خوبصورت رہے گا۔ (Health & Sciences)

جلے کی تعریف:

دو جگہوں کے درمیان بیٹھنے کو جلہ کہتے ہیں۔

جلے میں بیٹھنے کا طریقہ: جگہ سے اس طرح انھیں کہ پہلے پیشانی پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھائیں۔

دونوں قدم سیدھی جانب نکال دیں۔

☆ بائیں سرین پر بیٹھیں۔ ☆ دونوں ہاتھوں گھٹنوں کے قریب رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں مٹی ہوئی قبلہ رخ ہوں۔

جلے میں سائنسی تحقیق:

دونوں جگہوں کے درمیان بیٹھنا (جلہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Muscles) اللہ تعالیٰ نے نسل پر ہانے کے لئے بنائے ہیں ان کو خاص قوت بنا دیتا ہے۔ جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہوتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

قصہ اولیٰ کی تعریف:

☆ تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر جو بیٹھا جاتا ہے اسے قصہ اولیٰ (پہلا قعدہ) کہتے ہیں۔

قعدہ کا درست طریقہ:

☆ قعدہ کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ دونوں قدموں کو سیدھی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھیں۔

☆ دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں انہیں پکڑے نہیں نہ لٹکائیں۔

☆ نظریں گودی پر رکھیں۔

☆ قعدہ اولیٰ اگر فرض نماز وتر یا سنتِ موکدہ کا ہے تو صرف تشہد پڑھیں۔

☆ تشہد پر کچھ نہیں بڑھائیں اور قعدہ اولیٰ اگر نفل نماز اور سنتِ غیر موکدہ کا ہو تو درودِ پاک اور دعائے ماثورہ بڑھانا مسنون ہے۔

قعدہ میں تشہد پڑھنے کا طریقہ:

☆ قعدہ میں تشہد پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ شہادت پر اشارہ کریں یعنی کہ تشہد (التحیات) پڑھنے کے دوران جب کلمہ ”لا“ پر پہنچے تو چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کریں۔

☆ سچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا لیں اور شہادت کی انگلی اٹھائیں اور اسے حرکت نہ دیں۔

☆ اِلا پر گرا دیں۔

☆ سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔

☆ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور ﷺ تشہد میں شہادت پر پہنچتے تو انگلی سے

اشارہ کرتے حرکت نہ کرتے۔“ (ترمذی، نسائی)

”حدیث مبارک ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر بھاری اور ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ضروری:

☆ کسی قعدے میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سکودہ واجب ہوگا۔

قعدہ اخیرہ کی تعریف:

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں۔

قعدہ اخیرہ کا عملی سنت طریقہ:

نماز کی آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے انھیں اور اس طرح بیٹھیں کہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔ اور بائیں سرین پر بیٹھ جائیں۔ ہاتھوں کو رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھیں۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رو ہوں۔ نگاہ گوہ کی طرف رکھیں۔ تشہد میں جب کلمہ ”لا“ پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں۔ چھنگلیاں اور اس کے پاس والی انگلی کو پھینکیں سے ملا کر کلے کی انگلی اٹھائیں اور اس کو حرکت نہ دیں اور کلمہ ”لا“ پڑھ لیں۔ اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔

☆ تشہد پڑھنے کے بعد دونوں درود اور یہی پڑھیں اور اسکے بعد دعا کا ثورہ جو انعم سے شروع ہو پڑھیں۔

مسائل ضروریہ:

☆ قعدہ اخیرہ نماز میں فرض ہے قعدہ میں اتنی دیر بیٹھنا کہ جتنی دیر میں پوری تشہد (التحیات سے لے کر سولہ تک) پڑھ لیا جائے فرض ہے۔

- ☆ قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے۔
- ☆ چار رکعت والی نماز میں تیسری برقعہ نہ کرنا واجب ہے۔
- ☆ قعدہ اولیٰ اور اخیرہ پر سائنسی تحقیق:
- ☆ اس طریقے سے بیٹھنے پر مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں صحت مند پیدا ہوں۔
- ☆ اس طریقے سے پرانے پٹھوں کے امراض (Muscles Pains) ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
- ☆ اعصابی دباؤ اور کھنچاؤ سے راحت محسوس ہوتی ہے۔
- ☆ ذہنی انتشار کی کیفیت سکون میں بدل جاتی ہے۔ (Good Health)

by Mrs Malik

خروج بصدعہ کی تعریف:

قعدہ اخیرہ کے بعد قصد اسلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونا خروج بصدعہ کہلاتا ہے
خروج بصدعہ کا عملی طریقہ:

- ☆ قعدہ اخیرہ میں دعا ختم کرنے کے بعد اس طرح سلام پھیریں کہ پہلے سیدھے شانے کی طرف ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہتے ہوئے اتنا منہ پھیریں کہ دایاں رخسار دکھائی دینے لگے۔
- ☆ سلام پھیرتے وقت نگاہ شانوں کی طرف رکھیں اور فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں۔
- ☆ پھر ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہتے ہوئے الٹے شانے کی طرف اتنا منہ پھیریں کہ الٹا رخسار نظر آنے لگے۔
- ☆ نگاہ شانے کی طرف رکھیں اور فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں۔

☆ سلام پھیرتے وقت بدن تائینے کو ٹٹیں گھمائیں، نہ ہی گردن کو سینے سے چپکائیں بلکہ صرف گردن گھما کر سلام پھریں۔

فضیلت: بندہ جب سلام پھیرتا ہے تو جنت کے آٹھوں دروازے اسکے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(فضائل صلوٰۃ)

مسائل ضروریہ:

☆ اگر السلام کے علاوہ کسی دوسرے فعل سے نماز کو ختم کیا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

کہ لفظ السلام کہنا واجب ہے۔

☆ لفظ "السلام" دوبارہ کہنا واجب ہے۔

☆ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا سنت ہے۔

☆ سلام میں اتنا منہ پھیریں کہ رخسار دکھائی دے سنت ہے۔

☆ السلام علیکم ورحمۃ اللہ دوبارہ کہنا سنت ہے۔

بشلا اگر قعدہ اخیرہ اور خروج بھنعہ کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہر گئی تو

تجدید ہو واجب ہوا۔ چونکہ (دو فرض، دو واجب تا فرض اور واجب کے درمیان تین

تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا واجب ہے) (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 68)

☆ سلام کے وقت نگاہ کو شانے کی طرف رکھنا مستحب ہے۔

خروج بھنعہ پر سانسنی تحقیق:

☆ نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن

کے عضلات کو طاقت ملتی ہے۔ اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں

ہوتے۔ اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے۔

☆ کیونکہ نمازی کو سلام پھیرنے کے لئے سروائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار

ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے۔ تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Disease) اور اس کی

اندرونی و بیرونی سببوں سے ہمیشہ بچار رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔

نماز تہجد

نماز تہجد ایک مسلمان کے لئے دینی اہمیت کی حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل قرآنی آیت یہ باور کرا رہی ہے۔

نماز تہجد پر حکم ربی:

”ومن الليل فتهجد به نافلة لك“

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کیجئے۔ (جو آپ کے حق میں زائد چیز ہے)۔ (سورہ بقرہ 89)

تہجد پر حدیث نبوی ﷺ

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا ”ایسی عورت پر اللہ کی رحمت نازل ہو جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگا دے۔“

تہجد کی تعریف:

نماز عشاء کے بعد ختم سحر سے پہلے تک ایک گھڑی نیند کے بعد بیدار ہو کر جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے تہجد کہتے ہیں۔

☆ تہجد کے لئے عشاء کے بعد سونا ضروری ہے۔ (بغیر سونے نماز تہجد ادا نہیں ہو سکتی)

☆ نماز تہجد کی کم سے کم دو اور از زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

نماز تہجد پر سائنسی حقیقت:

☆ مغربی ڈاکٹروں نے ڈپریشن کے مرض کا علاج دریافت کیا ہے تہجد پڑھنا۔

☆ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

☆ علم نفسیات کے ماہرین نے جب تجربہ کیا تو اس عمل سے مریض کو مستیاب پایا

☆ بے سکوئی اور نیند کی کمی کا علاج ہے۔

- ☆ اعصابی کھنچاؤ اور جکڑاؤ کے لئے مفید ہے۔
- ☆ دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کی خطرناک بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔
- ☆ ایسے افراد جن کی نگاہوں میں دودھ نظر آنے کی کیفیات پائی جائیں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔
- ☆ نماز تہجد انسانی جسم میں نشاط، فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہے۔ جو اسے سارا دن و شام بٹاش رکھتی ہے۔
- ☆ مغربی ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جاگتے ہیں انہیں مایوسی کا مرض نہیں ہوتا چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔
- ☆ علم نفسیات کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے۔ اور پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو فائدہ ہوا۔ اور وہ دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔
- چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدمی رات کو جاگنا مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔
- اب نماز کے مکروہات و مقصدات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ نماز کے دوران ان باتوں سے پرہیز کیا جائے اور نماز کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔

(What Teaches Islam)

by Nina Khan

واجباتِ نماز

- (۱) تکبیر تحریر میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔
- (۲) الحمد شریف پڑھنا۔
- (۳) سورت ملانا، یعنی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک تا دو آیتیں پڑھنا۔
- (۴) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا۔
- (۵) الحمد شریف اور سورت کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا۔
- (۶) قرأت کے فوراً بعد رکوع کرنا۔
- (۷) ایک جگہ سے کے بعد بالترتیب دوسرا جگہ کرنا۔
- (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسے میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔
- (۹) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (بعض خواتین کمر سیدھی نہیں کرتیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے۔)
- (۱۰) جلسہ یعنی دو جگہوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (بعض خواتین جلد بازی کی وجہ سے صحیح طریقے سے بیٹھنے سے پہلے ہی سجود میں چلی جاتی ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے۔ چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے۔)
- (۱۱) قعدہ اولیٰ واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو۔
- (۱۲) فرض، وتر اور سنت مؤکدہ میں تشہد (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔
- (۱۳) دونوں قعدوں میں تشہد مکمل پڑھنا، اگر ایک لفظ بھی چھوڑا تو ترک واجب ہو

جائے گا اور سجدہ سہو واجب ہوگا۔

(۱۳) فرض، وتر اور سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اگر بے خیالی میں

اللهم صل علی محمد، یا اللہم صل علی سیدنا کہہ دیا تو

سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔ (رد المحتار)

(۱۵) دونوں سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دونوں بار واجب ہے۔ لفظ علیکم واجب

نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۱۶) وتر میں دعائے رِقْوَت پڑھنا۔

(۱۷) وتر میں تکبیر رِقْوَت کہنا۔

(۱۸) نماز میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

(۱۹) رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا۔

(۲۰) ہر فرض اور واجب کا اس کی جگہ ہونا۔

(۲۱) سجدہ ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا۔

(۲۲) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔

(۲۳) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔

(۲۴) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

(۲۵) دو فرض یا دو واجب یا فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر یعنی تین بار سبحان اللہ

کہنے کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔

سجدہ سہو

واجبات نماز میں سے جب کوئی واجب چھوٹ جائے یا بھولے سے رہ جائے تو

اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہے۔ حدیث مبارک میں ہے، ایک بار حضور ﷺ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں، پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔ (ترمذی، رواہ مغیرہ بن شعبہ)

سجدہ سہو کا طریقہ:

قعدہ اخیر میں التحیات کے بعد وہی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کریں پھر تشہد و درود دعا پڑھ کر سلام پھیریں۔ (عامہ کتب)

مسائل ضروریہ:

۱۔ اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے تو بھی کافی ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تزہی ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

۲۔ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہی، سجدہ سہو سے اس کی تلائی نہیں ہو سکتی لہذا نماز دوبارہ پڑھے۔

۳۔ جان بوجھ کر واجب چھوڑ دیا یا سہو واجب چھوٹ گیا اور سجدہ سہو نہ کیا تو دونوں صورتوں میں نماز کا دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (درمختار)

۴۔ فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

۵۔ ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو دومی سجدے کافی ہیں۔ (ردالمحتار)

۶۔ جس پر سجدہ سہو واجب تھا اسے یہ یاد دینی نہ رہا کہ سجدہ سہو کرنا ہے اور نماز ختم کرنے کے لئے سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوئی تھی لہذا جب تک کوئی ایسا کام نہ کیا جو نماز فاسد کر دیا ہے تو اس کے لئے حکم ہے کہ سجدہ سہو کرے اور اپنی نماز

پوری کرے۔ (درمختار)

رکعت کی تعداد میں شک ہونا:

☆ جس کو نماز میں تعداد رکعت میں شک ہو کہ تین ہو یا چار اور یہ بالغ ہونے کے بعد پہلا واقعہ ہے تو نماز توڑ دے اور نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پہلے بھی ہو چکا ہے تو غالب گمان جس طرف ہو یعنی ایک طرف زیادہ دل جتا ہے تو اسی کو اختیار کریں اور اگر اسکی طرف دل نہیں جتا تو کم کی جانب اختیار کریں مثلاً تین اور چار میں شک ہے تو تین قرار دیں اور تین میں شک ہو تو دو۔

☆ تیسری اور چوتھی دونوں میں قعدہ کریں کہ احتمال ہے کہ یہ تیسری نہ ہو اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیں۔ اور غالب گمان کی صورت میں سجدہ نہیں مگر سوچنے میں ایک رکن کی مقدار (یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر) وقفہ ہو گیا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

☆ یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں تو اگر وقت باقی ہے تو پڑھ لے

ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت حصہ سوم)

مکروہات نماز

مکروہات دو قسم کے ہیں (i) مکروہ تنزیہی (ii) مکروہ تحریمی۔

مکروہ تنزیہی یعنی جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں اور مکروہ تحریمی وہ ہے جس سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہگار ہوتا ہے۔

مکروہات تحریمی

- (1) جان بوجھ کر کسی واجب یا سنت کو چھوڑ دینا جیسے کپڑے اور بدن کے ساتھ کھیلنا۔
- (2) نکلر یون کو الٹ پلٹ کرنا۔ البتہ سجدے کے لئے ایک بار کر سکتے ہیں۔ جبکہ باعث تکلیف ہو۔

- (3) انگلیوں کو چٹخانا، اور انہیں ایک دوسرے میں داخل کرنا۔
 (4) کولہوں پر ہاتھ رکھنا۔ (5) گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنا۔
 (6) قصد اجماعی لینا۔ (7) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔
 (8) تاک اور منہ کوڑھانکنا۔ (9) تصویر پر سجدہ کرنا۔
 (10) کسی واجب کو ترک کرنا۔ (11) پیشاب، پاخانے یا ہوا کی شدت کے وقت نماز پڑھنا۔ (12) تشبیہ یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (وَرَبِّهِمَا)

(13) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ (دوسرے شخص کو بھی نماز کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا گنہگار ہوا اور اس نمازی پر کراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت ہے)۔

(14) اَلنا قرآن مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں "تَبَّتْ" پڑھی اور دوسری میں "اِذَا جَاءَ") یہ قرأت کا مکرمہ تحریمی ہے اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (15) اَلنا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔ (رسائل عطار یہ صفحہ ۱۰۵)

مکروہاتِ تنزیہی

- (1) سرین پر بیٹھ کر گھٹنوں کو کھڑا کرنا۔ (2) آستین چڑھا لینا۔
 (3) اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا۔ (4) بلا غدر چوکڑی مار کر بیٹھنا۔
 (5) بالوں کو گوندھنا۔ (6) غیر قیام کو حالت میں قرأت کرنا۔
 (7) نفل نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرنا اور باقی تمام نمازوں میں دوسری رکعت کو پہلے سے لمبا کرنا۔ (8) فرض نماز کی ایک رکعت میں کسی سورت کو دو بار یا زیادہ پڑھنا۔

(10) دو رکعتوں میں پڑھی جانے والی دو چھوٹی سورتوں کے درمیان ایک سورت کے ساتھ فصل کرنا۔

(11) قصد اخوش ہو گھٹنا۔ (12) ایک یا دو بار کپڑے یا پٹے سے ہوا لینا۔

(13) سجدے وغیرہ میں ہاتھوں یا پاؤں کی انگلیوں کو قبلے سے پھیر دینا۔

(14) رکوع میں ہاتھوں کو گھنٹوں پر نہ رکھنا۔ (15) انگڑائی لینا (16) عمل قلیل کرنا

(17) جوں پکڑنا اور اسے مارنا (18) منہ میں کوئی چیز رکھنا جو مستون قرأت میں

رکاوٹ پیدا کرتی ہو (19) ناک میں کوئی عذر نہ ہونے کے باوجود صرف پیشانی پر

سجدہ کرنا۔ (20) حمام، گذرگاہ، قبرستان اور دوسرے زمین میں اس کی مرضی کے بغیر

نماز پڑھنا (21) نجاست کے قریب نماز پڑھنا۔ (22) اتنی نجاست کے ساتھ نماز

پڑھنا جو مانع نہیں ہے۔ (23) کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا۔ (24) کھانے

کی موجودگی میں جب اس کی طرف طبیعت کا میلان ہو۔ (25) ایسے کام کے وقت

نماز پڑھنا جو دل کو مشغول رکھتا ہو اور شغوع میں خلل ڈالت ہو۔ (26) آیت اور تسبیح کو

ہاتھ سے شمار کرنا۔ (27) کسی سورۃ کو مقرر کر لینا کہ اس کے علاوہ نہیں پڑھے گی۔

البتہ آسانی کے لئے یا نبی کریم ﷺ کی قرأت سے تہرک حاصل کرنے کی خاطر ایسا

کر سکتی ہے۔ (نور الایضاح (28) نماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ (29) نماز میں بلا

عذر چار زانو بیٹھنا۔ (30) ارادنا کھنکارتا کھانسا (اگر طبیعت چاہتی ہو تو حرج نہیں

) (31) نماز میں شتاب، تکبر، تسبیہ اور اٹلن زور سے کہنا۔ (32) بغیر عذر دیوار وغیرہ

پر ٹیک لگانا۔ (33) ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دھیان بے مشاعریت

اور لہو لعب وغیرہ (بہار شریعت) (34) بغیر عذر ہاتھ سے ٹکھنی پھراؤنا۔ (نماز

میں نون یا پھر ایذا دینے والے پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جبکہ عمل کثیر سے نہ

ہو۔ (بہار شریعت) (35) ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ۔ (حاشیہ لکھنوی) (36) نمازی کے ہر چہار سمت تصویر کا ہوتا۔

(رسائل عطار یہ صفحہ ۱۰۴)

مفسدات نماز

(۱) گفتگو کرنا، اگرچہ بھول کر ہوتا غلطی سے ہو۔ (۲) ایسے کلمات کے ساتھ دعا مانگنا جو ہمارے (دنیوی) کلام سے مشابہ ہو۔ (۳) سلام کرنے کی نیت سے لفظ سلام کہنا۔ اگرچہ بھول کر ہو۔ (۴) زبان یا ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا۔ (۵) عمل کثیر کرنا۔ (۶) قبلہ سے سینہ پھیرنا۔ (۷) کوئی چیز منہ کے اندر باہر سے لیکر کھانا اگرچہ کم ہو۔ (۸) دانتوں کے درمیان جو کچھ (رُکا ہوا) ہے اسے کھانا جب وہ (کم از کم) چنے کے برابر ہو۔ (۹) کوئی شراب پینا۔ (۱۰) کسی عذر کے بغیر کھانا (۱۱) اُف، اُف کرنا۔ (۱۲) آہ کرنا۔ (۱۳) کراہنا۔ (۱۴) درد یا مصیبت کی وجہ سے بلند آواز سے رونا، البتہ جنت یا دوزخ کے ذکر سے نہیں۔ (۱۵) جھینکنے والے کو ”یرحمک اللہ“ کے ساتھ جواب دینا۔ (۱۶) الا اللہ، شریک باری تعالیٰ کے بارے پوچھنے والے کو لا الہ کے ساتھ جواب دینا (۱۷) بری خبر سن کر ”اناللہ وانا الیہ راجعون“ کہنا۔ (۱۸) خوشخبری سن کر الحمد للہ کہنا (۱۹) تعجب خیز خبر سن کر لا الہ اللہ سبحان اللہ کہنا (۲۰) تحسین والے کا پانی کو دیکھ لینا۔ (۲۱) ان پڑھ کو کوئی آیت سیکھ لینا۔ (۲۲) اشارے سے نماز پڑھنے والے کا رکوع اور سجود پر قادر ہو جانا۔ (۲۳) صاحب ترتیب کوفت شدہ نماز یاد آنا۔ (۲۴) فجر کی نماز میں سورج کا طلوع ہو جانا۔ (۲۵) محذور کے عذر کا زائل ہو جانا۔ (۲۶) جان بوجھ کر یا دوسرے کے عمل سے بے وضو کے لئے آتے جاتے قرأت کرنا (۲۷) بے ہوش ہو جانا (۲۸) وضو کے لئے آتے نہ آتے قرأت کرنا (۲۹) پاگل ہونا (۳۰) بے وضو ہونے کے بعد بیداری کی حالت میں ایک رکن کی ادائیگی کے برابر ٹھہر رہنا۔

(31) تکبیر میں ہمزہ کو کھینچنا نماز کو فاس کرتا ہے۔ (32) جو کچھ یاد نہیں اسے قرآن سے دیکھ کر پڑھنا۔ (33) ستر کے نکا ہونے یا رکاوٹ بننے والی نجاست کے ساتھ ایک رکن ادا کرنا۔ یا اتنی دیر ٹھہرنا۔ (34) سونے کی حالت میں ادا کئے گئے رکن کا نہ لوٹنا۔ (35) قعدہ کرنے کے بعد اصلی سجدہ یا دُعا جائے تو اسے ادا کرنے کے بعد آخری قعدہ نہ لوٹنا (36) دو سے زائد رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر لینا۔ (نور الایضاح - صفحہ ۸۰)

نماز کا طریقہ ایک نظر میں

☆ نماز شروع کرنے قبل نماز کی شرائط کو مکمل کرنا ضروری ہے کہ اگر شرائط کا خیال رکھے بغیر نماز پڑھی تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

☆ نماز کی پہلی شرط طہارت ہے یعنی نماز پڑھنے والی کا جسم حدث اصغر و اکبر (یعنی جس سے وضو و غسل ضروری ہوتا ہے) سے پاک ہو (غسل وضو کا طریقہ گزشتہ اوراق میں گزر چکا ہے۔)

☆ نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو۔

☆ نماز پڑھنے والی کے کپڑے پاک ہوں۔

☆ پھر اپنے آپ کو ایسی موٹی چادر میں لپیٹیں کہ جس میں سے بالوں کی رنگت نہ جھلکے، نماز پڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے کپڑے پہنیں جو کہ باریک نہ ہوں کہ جن سے بدن کی رنگت جھلکے۔ چادر اس طرح لپیٹیں کہ کان، کلائیوں، گردن وغیرہ نظر نہ آئے۔

☆ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جس وقت کی نماز پڑھیں اس کا وقت ہو چکا ہو، کہ اگر بغیر وقت شروع ہوئے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ مثلاً عصر کی نماز پڑھ رہی ہیں تو عصر کا وقت ہونا ضروری ہے۔

☆ ضروری نوٹ: نماز کے وقت کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں بلکہ نماز

کے اوقات کے نقشے کی مدد سے نماز کا صحیح وقت معلوم کیا جاسکتا ہے۔

☆ پھر نماز کی نیت کریں، مثلاً اگر آپ عصر کی نماز ادا کر رہی ہیں تو اس طرح اس کی نیت کریں:

نماز کی نیت کرنا: نیت کی میں نے آج کی عصر کی، چار رکعت فرض، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ ☆ نیت کرنے وقت ہاتھ لٹکے ہوئے ہوں دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلیں کا فاصلہ ہو، نگاہ جہدہ گاہ پر ہو۔

☆ نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دوپٹے چادر سے نکالے بغیر کاندھوں تک اٹھائیں۔

☆ ہاتھ کی انگلیاں نہ بالکل ملائیں نہ انھیں پھیلائیں بلکہ اپنے حال پر چھوڑے رکھیں۔

☆ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

☆ اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھ لائیں اور ہاتھوں کو سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح رکھیں کہ بائیں ہاتھ کی پشت پر دہنی ہتھیلی ہو۔

☆ پھر ثناء پڑھیں۔

سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جہدک

ولا الہ غیرک۔

☆ پھر تہود، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، پڑھیں اور اس کے بعد

تسمیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔

☆ پھر الحمد شریف پڑھیں اور ختم پر آمین کہیں۔

☆ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جو تین آیات کے برابر ہو پڑھیں۔

☆ اب اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جائیں، یعنی رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور رکوع میں پہنچ جائے تو تکبیر ختم کرے۔

☆ رکوع کے لئے اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

☆ پیٹھ سیدھی نہ کریں اور نہ گھٹنوں پر زور دیں بلکہ محض ہاتھ رکھیں۔

☆ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں، بازو پہلو سے چپکے ہوئے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں۔

☆ رکوع کرنے وقت نگاہ قدموں پر رکھیں۔

☆ رکوع میں کم از کم تین بار تسبیح سبحان ربی العظیم پڑھیں۔

☆ پھر سمع اللہ لمن حمیدہ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائیں۔

☆ سیدھی کھڑی ہونے کے بعد اللهم ربنا ولك الحمد کہیں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جائیں، اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں پھر دونوں ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھیں۔

☆ سر اس طرح رکھیں کہ پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے۔

☆ سمٹ کر سجدہ کریں اس طرح کہ بازو کروٹوں سے ملا دیں، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں۔

☆ کلاں یاں زمین پر بچھا دیں، یونہی دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں بھی چھٹی ہوئی رکھیں۔

☆ سجدے میں نگاہ ناک پر ہو اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

☆ دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھیں۔

☆ سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں۔

☆ پھر سر اٹھائیں اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ران کے کنارے گھٹنوں کے پاس قبیلہ کی طرف ہوں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائیں اور اسی طرح سجدہ کریں۔
☆ جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوں۔

☆ دوسری رکعت میں ثناء اور تعویذ نہ پڑھیں بلکہ صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھ لیں۔

☆ رکوع اور سجود اس طرح کریں جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔

☆ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد دونوں پاؤں دہنی جانب نکال کر اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح پہلی رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں۔ اور نگاہ گود پر ہو۔

☆ پھر تشهد پڑھیں۔

☆ جب تشهد میں کلمہ لا کے قریب پہنچیں تو داہنے ہاتھ کی بیچ انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھٹکی اور اس پاس والی انگلی کو پتیلی سے ملا دیں۔

☆ لفظ لا پر کلمہ کی انگلی کو اٹھائیں مگر اسے ہلائیں نہیں اور الا پر گرا دیں اور ب انگلیاں سیدھی کر لیں۔

☆ دوسرے زائد رکعتیں پڑھتی ہیں تو اٹھ کھڑی ہوں مگر زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑی نہ ہوں بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر کھڑی ہوں (ہاں اگر عذر ہو تو حرج نہیں)

☆ فرض کی بقیہ دو رکعتوں میں الحمد کے بعد سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔

☆ چار رکعتیں مکمل کرنے کے بعد آخری قعدہ کریں۔

☆ قعدہ میں تشهد کے بعد دو ابراہیمی اور دعائے ماثورہ (جو قرآن وحدیث میں وارد

ہوئی ہوں) پڑھیں۔

ہذا پھر دائیں کندھے کی طرف نہ کر کے السلام علیم ورحمۃ اللہ کہے
اس کے بعد بائیں کندھے کی طرف نہ کر کے یہی کہیں اس طرح آپ کی نماز مکمل
ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں ہر مسلمان
مرد و عورت کو سنتوں کے مطابق نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجا وسید المرسلین ﷺ

وما علینا الا البلاغ المبین

ماخذ و مراجع

☆ حدیث نبوی اور جدید سائنس

☆ مستند علاج نبوی

☆ Good Health

☆ Islam & Science

☆ Health & Science

☆ What Teaches

☆ Islam?

☆ القرآن اعظم

☆ فتاویٰ رضویہ

☆ بہار شریعت

☆ بحر الرائق

☆ نور الایضاح

☆ سنت نبوی اور سائنسی تحقیقات

مولفہ کی کتب درج ذیل مکتبوں میں دستیاب ہیں

۱۔ مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی۔

۲۔ مکتبہ ضیاء القرآن اردو بازار کراچی۔

۳۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل فرقان آباد کراچی۔

۴۔ مکتبہ اہل سنت پرانی سبزی منڈی چاندنی چوک کراچی۔

۵۔ مکتبہ قادریہ پرانی سبزی منڈی اسٹاپ نمبر ۲ کراچی۔

